روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
جلد ۳۸/۷۳ — اتوار، ۷ جمادی الاوّل ۱۴۰۹ھ، ۱۸ فتح ۱۳۶۷ ہش، ۱۸ دسمبر ۱۹۸۸ء — نمبر ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں

مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا'

"صادق تو ابتلاؤں کے وقت بھی ثابت قدم رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آخر خدا ہمارا ہی حامی ہو گا اور یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اسکے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتحیاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔

... مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ضائع کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری رُوح ہلاک ہونیوالی نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دیگا۔ کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دیگا کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ .... خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دیگا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اسکی عزّت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اسکے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دُکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من ؎ آں منم کاندر میانِ خاک وخوں بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر نہیں چلنا چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کونسے ہولناک جنگل اور پُرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سبّ و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔ اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائینگے اور انکا پچھلا حال انکے پہلے سے بدتر ہو گا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں؟ کیا ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے؟ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جُدا ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں ہو سکتے مگر محض اس کے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جدا ہونیوالے ہیں جدا ہو جائیں انکو وداع کا سلام لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عنداللہ ایسی عزت نہیں ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے۔"

(انوار الاسلام طبع اوّل صفحہ ۲۱-۲۲)

اخبارِ احمدیہ

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی ربوہ آمد

نوبل انعام یافتہ احمدی محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جمعہ ۱۶ دسمبر ۱۹۸۸ء کو چند گھنٹے کیلئے ربوہ تشریف لائے۔ انہوں نے بتایا کہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ خدا کے فضل وکرم سے صحت مند ہیں اور دن رات خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔

انہوں نے الفضل جاری ہونے پر خوشی کا اظہار کیا اور تمام احباب جماعت کو اس خوشی پر مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے حال ہی میں مشرق وسطی میں کویت کا دورہ کیا ہے جہاں ساؤتھ ایشیا کانفرنس میں شمولیت کی اور خطاب فرمایا۔ ایران میں انہوں نے مشہور فارسی شاعر حافظ کی چھ سو سالہ برسی کی تقاریب میں شرکت کی۔ انہوں نے ایران کے صدر جناب خامینائی کی زبردست علمی شخصیت کو سراہا اور بتایا کہ جناب خامینائی نے حافظ کی شاعری پر ڈیڑھ گھنٹہ تک نہایت پُرمغز خطاب فرمایا۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے دوپہر کا کھانا ربوہ میں کھایا اور اس کے بعد نماز جمعہ بیت الاقصیٰ میں ادا کی۔ جہاں کئی احباب نے محترم ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد وہ اسلام آباد روانہ ہو گئے۔

★ محترم ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد جو آج کل جوڈیشل جیل چنیوٹ میں مقید ہیں۔ بلڈ پریشر اور دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب سے موصوف کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

★ ربوہ ۱۶ فتح (دسمبر) آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ دسمبر ۱۹۸۸ء کا خلاصہ پڑھ کر سنایا۔

★ محترم میر مسعود احمد صاحب وکیل صد سالہ جوبلی اور سابق مربی سکنڈے نیویا ممالک آجکل بیمار ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ میر صاحب موصوف کی جلد اور کامل صحتیابی کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔ مولا کریم اپنے فضل وکرم سے محترم میر صاحب کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

★ عالمی ریڈ کراس نے سوویت یونین میں آرمینیا کے زلزلہ زدہ علاقے میں امدادی سامان بھجوانے والے ممالک سے کہا ہے کہ وہ اور امدادی سامان نہ بھجوائیں کیونکہ بہت بڑی مقدار میں امدادی سامان اور گاڑیاں آ جانے کی وجہ سے سڑکوں پر رکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں اور امدادی کاموں میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸ر فتح ۱۳۶۷ہش ۱۸ر دسمبر ۱۹۸۸ء

اخبار بینی ۔ اور ۔ الفضل

آج کل شاذ ہی کوئی ایسا لکھا پڑھا شخص ہو جو ہر روز اخبار کا مطالعہ نہ کرتا ہو چاہے وہ خرید کر پڑھے، مانگ کر پڑھے یا کسی ریڈنگ روم میں جاکر پڑھے لیکن اخبار پڑھنے کا شوق اُسے اُس وقت تک چین نہیں لینے دیتا جب تک وہ اخبار پڑھ نہ لے، جو لوگ گھر پر اخبار منگواتے ہیں انکا تقاضا ہے کہ صبح ناشتے کی میز پر اخبار ملنا چاہیئے۔

جہاں تک اخبار پڑھنے کے طریق کا تعلق ہے ہر شخص اپنے ذوق کے مطابق اپنے طریق پر اخبار پڑھتا ہے، بعض لوگ صرف اپنے کسی ماتحت کارکن سے یہ کہہ چھوڑتے ہیں کہ اخبارات میں سے اہم سرخیوں پر نشان لگا کر اُن کو پیش کی جائیں۔ بعض لوگ اخبار شروع سے لے کر آخر تک ایک ایک لفظ پڑھنے کے قائل ہیں حتیٰ کہ تمام اشتہار بھی وہ پڑھے بغیر نہیں چھوڑتے یعنی سارے کے سارے اشتہار پورے متن کے ساتھ، بعض لوگ اخبارات کی صرف خاص خاص خبریں تو پڑھ لیتے ہیں، جو ان کے اپنے ذوق سے مطابقت رکھتی ہوں لیکن باقی اخبار ان کے لئے بے معنی ہوتا ہے مثلاً کسی کو سیاست میں دلچسپی ہے وہ سیاسی خبریں پڑھتا ہے کسی کو معاشی امور میں دلچسپی ہے وہ معاشی امور کے متعلق خبریں پڑھتا ہے۔ کسی کو کھیلوں کے متعلق دلچسپی ہے وہ کھیلوں کی خبریں پڑھتا ہے گویا ایسے لوگ اپنے اپنے ذوق کے مطابق اخبار کا کوئی حصہ چن لیتے ہیں اور وہی حصہ پڑھتے ہیں باقی چھوڑ دیتے ہیں۔ کچھ لوگ اخبار پڑھ کر سارا دن یا اکثر وقت اس میں مندرج خبروں پر تبصرہ کرتے رہتے ہیں۔ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں فلاں بات دیکھی، فلاں شخص کا مضمون پڑھا، فلاں کالم میں دیکھا کہ کالم نویس نے کیا لکھا ہے، گویا کہ سارا دن اُن کی گفتگو ان خبروں پر۔ مضامین پر اور مضامین نگاروں پر رہتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ جب تک ان پر رائے زنی نہ کر لی جائے اور دوسروں کی آراء معلوم نہ کر لی جائیں اخبار پڑھنے کا کیا فائدہ۔ ٹھیک ہے، ہر شخص اپنے مزاج کے مطابق۔ اور اپنی ضرورت کے مطابق اخبار کا مطالعہ کرتا ہے بعض بڑے بڑے ترقی یافتہ ملکوں میں تو اخبارات کے متعلق یہی نظریہ ہے کہ سارے کا سارا اخبار کسی ایک شخص کے لئے نہیں ہوتا ہر اخبار میں مختلف کالم مختلف طریق سے شائع کئے جاتے ہیں اور ہر شخص اپنے ذوق کے مطابق اس اخبار میں سے صرف وہی کالم دیکھتا ہے جو اس کے ذوق سے مطابقت رکھے اگرچہ اخبار ساٹھ صفحات۔ ستر صفحات یا اس سے بھی زیادہ کا ہو لیکن اگر وہ اُس اخبار میں سے اپنا ایک صفحہ پڑھ لیتا ہے تو باقی کے تمام صفحات کی اُسے کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی یہ ہے آج کل اخبار بینی کا طریق۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

شکریہ، دشنام کی سوغات کا، صد شکریہ
جھوٹ ہے، پر جھوٹ ہی کی بات کا صد شکریہ
جاگتی ہیں اپنی آنکھیں رات دن
آپ کی ہر روز و شب کی گھات کا صد شکریہ

(ابوالاقبال)

غزل

دل سے متاعِ صبر و شکیبائی لے گیا
سیلابِ اشک آنکھوں کی بینائی لے گیا

اب کے برس خزاں کی ہواؤں کا اہرمن
ہر پھول سے نچوڑ کے رعنائی لے گیا

ہر شے پہ دیکھتا ہوں میں اِک زنگِ انحطاط
یہ کون عہدِ شوق کی برنائی لے گیا

طوفانِ ہست و بود میں کچھ سوجھتا نہیں
دریا کا شور فکر کی گہرائی لے گیا

کتنا ستم ظریف تھا موسم بہار کا
بادِ صبا سے زمزمہ پیرائی لے گیا

نادانیوں سے ایسا بھی اِک حادثہ ہوا
جو ذہن کی فضاؤں سے دانائی لے گیا

اِک تازہ اضطراب مِری انجمن میں ہے
مُطربِ سکونِ رُوح کی شہنائی لے گیا

تنہائیوں کا زہر بھی پینا پڑا مجھے
ہر لمحہ مجھ سے لذّتِ تنہائی لے گیا

پانی سے بھی جلی ہیں اُمید کی کھیتیاں
ثاقبؔ کوئی زمین کی زیبائی لے گیا

(ثاقب زیروی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ملتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے"

از محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب ربوہ

محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب نے ۱۹۶۶ء میں ایک مضمون تحریر فرمایا جسکی افادیت آج بھی اُتنی ہی ہے جتنی اس وقت تھی۔ جب مضمون لکھا گیا۔ ہم اس مضمون کا ایک طویل اقتباس احباب کے استفادہ کے لئے پیش کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

آسمان اور زمین چونکہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ اور اس کے قبضہ و اختیار میں ہیں اس لئے الٰہی منشاء کے مطابق کام کرتے ہوئے وہ انسانی اعمال اور اس کی روزمرّہ کی زندگی پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان کے بعض اثرات ہمیں واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ مثلاً انسانی پیشہ تجارت زراعت صنعت و حرفت۔ سیاست اور سیر و سیاحت وغیرہ پر۔ تجارت۔ زراعت اور صنعت کا اکثر و بیشتر ایسی چیزوں سے تعلق ہے۔ جو زمین کی پیداوار ہیں اور زمینی پیداوار پر سورج کا عمل دخل واضح ہے۔ اسی طرح معدنیات صنعت و حرفت میں کام آتی ہیں۔ جو زمینی ہیں سیاست کا بھی ان چیزوں سے گہرا تعلق ہے فصلیں نہ ہوں تو رعایا میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ جس سے سیاست دانوں کو مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ معدنیات نہ ہوں تو صنعتیں قائم ہونا مشکل ہے۔ لیکن بنظر غائر دیکھنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ الٰہی منشاء کے مطابق زمین اور آسمان کا ہر تغیّر انسانی زندگی پر اثر انداز ہو رہا ہوتا ہے۔ خواہ ظاہری آنکھ دیکھ سکے یا نہ دیکھ سکے اور زمین اور آسمان کے ہر تغیّر کے پیچھے خدا کا ہاتھ کارفرما نظر آتا ہے۔

ایک ظاہر بین انسان کی نظر صرف سمندر کی سطح پر پیدا ہونے والی لہروں پر ہوتی ہے مگر اسے یہ علم نہیں ہوتا کہ سطح سمندر پر لہریں پیدا کرنے کے لئے سمندر کی گہرائیوں میں کیا کیا طوفان بپا ہیں۔ اسی طرح وہ اپنے عجز اور بے بسی کے باعث محض زمین اور آسمان کی ظاہری تغیّرات کو دیکھتا ہے زمین کی گہرائیوں اور آسمان کی وسعتوں میں اس کی نظروں سے اوجھل الٰہی تصرّف سے جو تغیّرات اور تحریکات ظہور پذیر ہو رہی ہوتی ہیں ان کا اسے علم نہیں ہوتا اس لئے مخفی تحریکات جب انسان پر اثر انداز ہوتی ہیں تو وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے اسے محض ایک "حادثہ" قرار دے دیتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات یکے بعد دیگرے دنیا کے مختلف حصوں میں مسلسل اور لگاتار ریلوں کے حادثات وقوع پذیر ہوتے ہیں جیسا کہ ہم نے پچھلے دنوں دیکھا کچھ عرصہ تک ہندوستان سے اس قسم کی مسلسل خبریں موصول ہوتی رہیں کہ فلاں سواری گاڑی مال گاڑی سے ٹکرا گئی۔ فلاں گاڑی پٹڑی سے اتر گئی۔ اور فلاں گاڑی بس سے ٹکرا گئی پھر یہ ہوا کہ پاکستان میں بھی یہ حادثات وقوع پذیر ہونے لگے اور قریباً روزانہ۔ کہیں کوئی سواری گاڑی کسی سواری گاڑی سے ٹکرا گئی تو کہیں اس کے کچھ ڈبے ریلوے لائن سے اُتر گئے۔ کہیں کوئی مال گاڑی زمین پر آ رہی اور کہیں کوئی ایکسپریس گاڑی کسی بس یا ٹرک سے ٹکرا گئی۔ یہ خبریں اس قدر مسلسل آ رہی تھیں کہ انسانی عقل حیران تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے آخر اتنی بڑی تعداد میں ایک ہی قسم کے حادثات یکے بعد دیگرے کیسے ہوئے۔ پھر انہی دنوں بیرونی ممالک سے بھی کچھ اسی قسم کی خبریں موصول ہونے لگیں کہ کوئی سواری گاڑی کسی بس سے ٹکرا گئی۔ وغیرہا انسانی عقل اس کی وجوہ تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے تو کبھی کسی ڈرائیور کو قصوروار قرار دے دیا جاتا ہے اور کبھی سٹیشن ماسٹر کو ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے مگر عقل انسانی اس امر پر غور کرنے کی زحمت گوارا نہیں کرتی کہ دنیا کے مختلف حصوں میں یکے بعد دیگرے ایک سے حادثات ایک قادر و توانا ہستی کی قدرت نمائی اور تصرّف کے بغیر خود بخود وقوع پذیر نہیں ہو سکتے۔

دراصل یہ خدائی تصرفات ہی ہوتے ہیں جن کے نتیجہ میں زمینی اور آسمانی تغیّرات انسان پر اثر انداز ہو رہے ہوتے ہیں اور وہ غیر شعوری طور پر ان کے اثرات کو قبول کر رہا ہوتا ہے ان میں سے بعض کی وجوہ وہ دریافت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بعض کو محض اتفاقی حادثہ قرار دے کر خاموش ہو جاتا ہے حالانکہ وہ محض اتفاقی حادثہ قرار نہیں دیئے جا سکتے سیّدنا حضرت فضل عمر ...... اس قسم کے چند واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہزاروں بیماریاں اور حادثات اجرام فلکی کے دوروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سائنسدان تسلیم کریں یا نہ کریں دنیا پر ایسے حوادث آتے ہیں جو زمینی تغیّرات کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔ مثلاً میں نے دیکھا ہے کہ بعض ایام میں عورتیں کثرت سے اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔ بعض ایام میں لڑکیوں کی پیدائش کی کثرت ہوتی ہے اور بعض میں لڑکوں کی۔ بعض ایام میں تکلیف وہ زچگی کی شکایات بڑھ جاتی ہیں۔ بعض ایام میں دیکھا گیا ہے کہ ریلیں کثرت سے ٹکراتی ہیں ان تغیّرات کو محض حادثہ نہیں قرار دیا جا سکتا کیونکہ آخر اس کی کوئی وجہ ہونی چاہیئے کہ کیوں بعض ایام میں گر کر لاتوں کو زیادہ ضربیں آتی ہیں۔ میں نے اپنے ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب سے اس کا ذکر کیا اور انہوں نے اس کا خیال رکھا تو بعد میں کئی دفعہ اس کی رپورٹ کی کہ آج فلاں حادثہ کے مریض کثرت سے آ رہے ہیں حالانکہ وہ تکلیفیں بیماریوں کا نتیجہ نہ تھیں کہ انہیں وباء کہا جائے بلکہ حادثات تھے جو ایک ہی صورت میں ظاہر ہوتے اور لطیفہ یہ ہے کہ چوٹوں کے مریض آنے شروع ہوئے تو کبھی پے در پے سر کی چوٹوں کے مریض آئے اور کبھی پے در پے لاتوں کی چوٹوں کے مریض آئے۔ اسی تجربہ کے مریض آئے۔ اس تجربہ کے بعد انہوں نے تسلیم کیا کہ واقعہ میں یہ امر حیرت انگیز قانونِ قدرت کے مخفی اسباب پر دلالت کرتا ہے۔
غرض علاوہ اس کے کہ بارشوں خشک سالی۔ کھیتوں کے پکنے یا موسمی تغیّرات کا تعلق اجرام فلکی سے ہے حوادث اور بعض غیر متعدی بیماریوں کا تعلق بھی اجرام فلکی سے ہے...... پس ان امور سے ایک عام اندازہ اس امر کا لگایا جا سکتا ہے کہ زمین و آسمان مل کر سارے عالم پر مختلف اثرات ڈالتے ہیں۔"

زمین و آسمان اور اجرام فلکی کا پیدا کرنے والا خدا ہے جو ان کی ماہیت اور ان کے خواص کو جانتا ہے۔ وہ جس طرح چاہتا ہے ان سے کام لیتا ہے اور ان کے ذریعہ جو چاہے دنیا میں تغیّر بپا کر دیتا ہے۔ پس زمین۔ سورج چاند اور ستارے سبھی خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق کام کرتے ہیں اور قدرتوں والا خدا ان کے ذریعہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ انسان کی دنیوی زندگی اور روزمرّہ کے واقعات میں یوں قدرت نمائی فرماتا ہے۔ اسی طرح وہ اپنی بے انتہاء قدرتوں کے ساتھ اپنے مامورین کی تائید میں بھی الٰہی تصرّفات کا اظہار فرماتا ہے۔ جب وہ کسی مامور کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرماتا ہے (جو بظاہر بے کس وبے بس اور بے یار و مددگار ہوتا ہے) تو غیب سے اس کی تائید و نصرت فرماتا ہوا سعید روحوں کو تحریک کر کے اسے ایک سے ہزاروں۔ ہزاروں سے لاکھوں اور لاکھوں سے کروڑوں بنا دیتا ہے۔ اور وہ زمین اور آسمان۔ سورج۔ چاند اور ستاروں کو اس کی تائید میں لگا دیتا ہے اور خارق عادت طور پر اس کی تائید میں غیر معمولی نشانات دکھاتا ہے۔ جو کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہوتی۔

"یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ایک زہر اس سے آخر تریاق ہو جاتا ہے۔" (حضرت اقدس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام انسانی ترقیات کی جڑ

افراط و تفریط سے بچے رہنا اور کسی کی طرف بالکل ہی نہ جھکنا

"رشک (غبطہ) تمام انسانی ترقیات کی جڑ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر رشک کرنا ہے تو ابراہیم سے کرو۔ دیکھو اس نے اپنے اخلاص و وفا کے ذریعے کیسے کیسے اعلیٰ مدارج پائے۔ ابراہیم کی ملت سے کون بے رغبت ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جس کی دینی دنیوی عقل کم ہو اس کی ملت کیا تھی؟ یہی حنیف ہونا۔ حنیف کہتے ہیں۔ ہر امر میں وسطی راہ اختیار کرنے والے کو۔ عربی زبان میں جس کی ٹانگیں ٹیڑھی ہوں اسے احنف کہتے ہیں۔ اس واسطے حنیف کے معنی میں بعض لوگوں کو دھوکہ ہوا ہے حالانکہ ایسے شخص کو احنف بطور دعا و فال نیک کہتے ہیں۔

ہمارے ملک میں ہر چہ گیرد علتی علت شود کے مریض سیدھے کے معنی بھی الٹے ہی لیتے ہیں جس آدمی کو سیدھا کیا جاوے گویا اس کے یہ معنی ہیں کہ تم بڑے بے وقوف ہو۔

ابراہیم کی راہ یہ ہے کہ افراط تفریط سے بچے رہنا۔ کسی کی طرف بالکل ہی نہ جھکنا۔ بلکہ دین و دنیا دونوں کو اپنے اپنے درجے کے مطابق رکھنا ...... رابعہ بصری ایک عورت گذری ہے ایک دن کسی شخص نے ان کے سامنے دنیا کی بہت سی مذمت کی۔ آپ نے توجہ نہ فرمائی لیکن جب دوسرے دن۔ پھر تیسرے دن بھی یونہی کہا تو آپ نے فرمایا۔ اس کو ہماری مجلس سے نکال دو۔ کیونکہ یہ مجھے کوئی بڑا دنیا پرست معلوم ہوتا ہے جبھی تو اس کا بار بار ذکر کرتا ہے۔ پس ایک وسطی راہ اختیار کرنا جس میں افراط و تفریط نہ ہو ابراہیمی ملت ہے۔ مومن کو یہی راہ اختیار کرنا چاہئے۔ اور میں خدا کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں کہ ابراہیم کی چال اختیار کرنے سے نہ تو غریب الوطنی ستاتی ہے نہ کوئی اور حاجت نہ انسان دنیا میں ذلیل ہوتا ہے نہ آخرت میں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ....

وہ دنیا میں بھی برگزیدہ لوگوں سے تھا اور آخرت میں بھی بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دنیا میں کیسی ذلت ہو۔ آخرت میں عزت ہو۔ اور بعض آخرت میں کسی عزت کے طالب نہیں یا تھوڑی چیز پر اپنا خوش ہو جانا بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ کوئی بزرگ لکھتے ہیں کہ ہمیں تو بہشت میں جھونپڑی کا مکان کافی ہے اور دنیا کے متعلق لکھا ہے کہ یہاں کفار کوٹھیوں میں رہتے ہیں مسلمانوں کے لئے کچے مکانوں میں رہنا اسلامیوں کی ہتک ہے۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ جب اس دنیا میں وہ اپنی ہتک پسند نہیں کرتا تو اس عالم میں اپنا ذلیل حالت میں رہنا اسے کس طرح پسند ہے۔ یہ خیال ابراہیمی چال کے خلاف ہے۔ ابراہیم نے جن باتوں سے یہ انعام پایا کہ دنیا و آخرت میں برگزیدہ اور اعلیٰ درجہ کا معزز انسان ہوا۔ وہ بہت سی ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ایک ہی لفظ میں سب کو بیان فرمادیا ....

پھر انسان کو اپنی بہتری کے ساتھ اپنی اولاد کا اتنا فکر ہوتا ہے کہ دن رات ان کے فکر میں مرتے ہیں اور بعض ایسے کہ اولاد کے متعلق اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

قاری کے متعلق مشہور ہے کہ آپ پڑھا رہے تھے گھر سے غلام نے آکر کہا کہ آپ کا بیٹا مر گیا آپ نے فرمایا .... اچھا فلاں کو کہہ دو کہ قبر نکلوا کر اسے دفن کرا دے اس کے بعد آپ پڑھانے میں مشغول ہوئے۔

خیر ابراہیم نے اپنی اولاد کی بہتری چاہی تو اس کے لئے ایک وصیت کی۔ .... اے میرے بچو! اللہ نے تمہارے لئے ایک دین پسند فرمایا۔ پس تم فرمانبرداری کی حالت میں مرو۔ کئی لوگ ایسے ہیں جو گناہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ پھر توبہ کر لیں گے۔ مگر یہ غلطی ہے کیونکہ عمر کا کچھ بھروسہ نہیں۔"

(از خطبات نور جلد دوم ۴۸ تا ۴۹)

پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کیلئے

تحقیق اور تجربہ گاہوں کے کام میں اضافہ لازمی ہے

(ڈاکٹر عبد السلام)

نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب طبیعات میں تحقیق کے ساتھ سائنس اور معاشرتی ترقی کے موضوع سے بھی بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ پاکستان سے وابستگی کے ناطے گزشتہ دنوں انہوں نے فیض فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام منعقدہ ایک لیکچر میں پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لئے ٹھوس تجاویز پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

امریکہ یورپ اور بھارت جیسے ملکوں میں ہر بجٹ سے پہلے سائنسی پالیسی کا اعلان کیا جاتا ہے لیکن ہمارے یہاں ایسا نہیں ہوتا انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل پاکستان پلاننگ کمیشن کے سربراہ سے انہوں نے کہا کہ سائنس پر مبنی صنعتوں کے بارے فیصلے کرنے سے قبل سائنس دانوں سے بات کر لیا کریں جس کے جواب میں پلاننگ کمیشن کے اس سربراہ نے کہا کہ وہ اپنے گھر کے معاملات چلانے کے لئے اپنے باورچی سے مشورہ کرنا پسند نہیں کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ترقی پذیر ممالک میں لوگ سائنس کے بارے میں غیر سنجیدہ ہیں پاکستان دیگر ترقی پذیر ممالک سے بھی پیچھے ہے انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ممالک اور ہمارے درمیان فرق جمہوریت کا نہیں سائنس کا ہے کیونکہ جمہوریت تو روس میں بھی نہیں ہے انہوں نے کہا کہ امریکہ میں ... ۲۲ سائنسی فاؤنڈیشنز ہیں جو سائنس دانوں کی مدد کرتی ہیں لیکن ہمارے ہاں کون ہے جو جیب سے سائنس کے نام پر ایک روپیہ بھی نکالے پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے لازمی ہے کہ چین کی طرز پر تحقیق اور تجربہ گاہوں کے کام میں اضافہ کیا جائے ٹیکنالوجی کی تربیت حاصل کرنے والوں کو ڈپلومے نہیں ڈگریاں دی جائیں۔

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام نے مشورہ دیا ہے کہ لاہور میں اعلیٰ ٹیکنالوجی کا پوسٹ گریجویٹ انسٹیٹیوٹ قائم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن مجید کا آٹھواں حصہ تحقیق و علم کی ہدایت ہے تو یہاں زکوٰۃ کا آٹھواں حصہ تحقیق پر خرچ کیوں نہیں ہوتا ہم سائنس اور ٹیکنالوجی حاصل کر کے ہی عالمی برادری میں اپنی توہین آمیز حالت بدل سکتے ہیں ہمیں علاج کے لئے بیرون ملک جاتے ہوئے شرم کیوں نہیں آتی پاکستانی ڈاکٹروں نے کوئی کام نہیں کیا۔ مجھے تو خیر سے آپ مانتے ہی نہیں انہوں نے کہا آپ مجھے مسلمان نہ مانیں لیکن مسجد تعمیر کرنے کی صلاحیت رکھنے والا غیر مسلم راج ہی تسلیم کر لیں انہوں نے کہا کہ سائنس تدبر تحمل اور دوسروں کی رائے کا احترام سکھاتی ہے انہوں نے کہا کہ پاکستانی قوم ایک عظیم قوم ہے لیکن ہمیں اپنی عظمت کا احساس نہیں پاکستان میں سب سے زیادہ ذمہ داری پنجاب پر عائد ہوتی ہے دیگر معاملات کے علاوہ پاکستان کی بقا کے سلسلے میں بھی۔ ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام نے کہا کہ فیض احمد فیض کی طرح وہ بھی طویل عرصہ تک ملک بدر رہے ہیں جب وہ طویل عرصے کے بعد لاہور آئے تو انہیں حیرت ہوئی کہ دنیا میں ایک ایسا بھی شہر ہے جہاں دن رات میری پسندیدہ زبان پنجابی بولی جاتی ہے اور جہاں دن رات لوگ وہی کھانے کھاتے ہیں جو انہیں پسند ہیں انہوں نے بتایا کہ جھنگ کے سکول میں جب انہوں نے بجلی اور نیوکلیئر کے بارے میں پہلی بار پڑھا تو استاد نے بتایا تھا کہ بجلی لاہور میں ہوتی ہے اور نیوکلیئر یورپ میں ہوتا ہے پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام نے کہا کہ وہ پاکستان میں حلقہ ارباب سائنس تحریک کا آغاز چاہتے ہیں اس تحریک کے لئے انہوں نے تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز کی جانب سے ایک ہزار ڈالر کے عطیہ کا اعلان کیا۔

"توبہ اور مغفرت سے انکار کرنا درحقیقت انسانی ترقیات کے دروازہ کو بند کرنا ہے" (حضرت اقدس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزرگانِ دین

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ

حضرت بہاؤالدین زکریاؒ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے تھے مورخ فرشتہ نے شیخ عین الدین بیجاپوری کی تصنیف تذکرہ اولیائے ہند کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت بہاؤالدین زکریاؒ ہبار بن اسعد بن مطلب بن عبدالعزیز بن قصی کی اولاد میں سے ہیں۔ ہبار نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ مگر ان کے دو بھائی عمر اور عقیل دولت اسلام سے محروم رہے اور جنگ بدر میں بحالت کفر قتل ہوئے۔ مراۃ الہداء اور سیر العارفین کے بیان کے مطابق حضرت بہاؤالدین زکریاؒ کے جدّ امجد حضرت کمال الدین شاہ قریشی مکہ معظمہ سے خوارزم آئے اور وہاں سے آکر ملتان میں سکونت اختیار فرمائی۔ مگر ابن بطوطہ نے حضرت بہاؤالدین زکریاؒ کے پوتے شیخ رکن الدین سے یہ سنا کہ ان کے جد اعلیٰ محمد بن قاسم قریشی اس لشکر میں شامل تھے۔ جو حجاج بن یوسف نے بھیجا تھا۔ سندھ کی فتح کے بعد وہ یہیں بس گئے۔ اور انہیں اللہ نے بہت سی آل اولاد دی ان متضاد بیانات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ حضرت زکریاؒ کے خاندان کے کچھ افراد سندھ سے حجاز واپس چلے گئے اور پھر حضرت بہاؤالدین زکریاؒ کے دادا مولانا کمال الدین شاہ قریشی مکہ مکرمہ سے آکر خوارزم میں آباد ہوئے اور وہاں سے آکر ملتان میں سکونت اختیار کر لی ملتان میں انکے فرزند مولانا وجیہہ الدین محمد پیدا ہوئے۔ مولانا وجیہہ الدین جوان ہوئے تو ان کی شادی مولانا حسام الدین ترمذی کی دختر نیک اختر سے کر دی گئی۔ مولانا حسام الدین خروج تاتار کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑ کر ملتان کے قریب کوٹ کروڑ میں آ بسے تھے کوٹ کروڑ میں مولانا وجیہہ الدین کے گھر ۵۶۵ھ (۱۱۳۰ء) میں بعض روایتوں کے مطابق ۵۷۸ھ (۱۱۸۲ء) میں شیخ بہاؤالدین زکریاؒ پیدا ہوئے۔

حضرت بہاؤالدین زکریاؒ کا خاندان علمی لحاظ سے بہت بلند مرتبہ رکھتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے ابتدائی تعلیم گھر ہی میں حاصل کی بارہ برس کی عمر کو پہنچے تو والد مہربان کے سایہ سے محروم ہو گئے۔ تاہم انہوں نے تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور کلام پاک سات قراتوں میں حفظ کیا۔ اس کے بعد مزید علم کی تلاش میں خراسان کی طرف چل کھڑے ہوئے انہوں نے سات برس سمرقند میں اور آٹھ برس بخارا میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ بخارا کے لوگ انہیں ان کے اوصاف پسندیدہ کی وجہ سے بہاؤالدین فرشتہ کہا کرتے تھے۔

عجم میں تحصیل علم کے بعد حضرت بہاؤالدین زکریا عرب تشریف لے گئے۔ سب سے پہلے حج کیا اور اس کے بعد مدینۃ النبیؐ میں اقامت گزیں ہوئے۔ مدینہ میں انہوں نے شیخ کمال الدین محمد یمنی کے حلقہ درس میں شمولیت اختیار کی۔ شیخ کمال الدین اپنے وقت کے بہت بڑے محدث تھے اور ۵۳ برس سے حرم نبویؐ میں درس دے رہے تھے اس دوران آپ ہر سال حج کو جاتے رہے۔ اس کے بعد آپ پہلے بیت المقدس گئے اور وہاں سے بغداد تشریف لے گئے

بغداد میں آپ حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کی صحبت سے فیض یاب اور بیعت سے مشرف ہوئے۔ فوائد الفواد میں حضرت نظام الدین اولیاءؒ کا یہ ارشاد مرقوم ہے کہ "شیخ بہاؤالدین زکریاؒ نے اپنے مرشد کے پاس صرف ۱۷ روز قیام فرمایا تھا کہ ان کو بہت سی روحانی نعمتیں مل گئیں۔ اس سے حضرت شہاب الدین سہروردی کے دوسرے .... مریدوں کے دل میں رشک پیدا ہوا اور عرض پرداز ہوئے کہ ہم اتنے دنوں کی خدمت گزاری کے بعد بھی اس نعمت سے محروم ہیں مگر ایک ہندوستانی آیا اور تھوڑی سی مدت میں شیخ ہو گیا اور بڑی نعمت پائی۔ مگر شیخ نے ان کو یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ تم گیلی لکڑیوں کی مانند ہو جن میں آگ مشکل اور دیر سے لگتی ہے۔ بہاؤالدین خشک لکڑی کی مانند تھے جس پر آگ جلد اثر کرتی ہے۔"

حضرت بہاؤالدین زکریاؒ کو حکم ملا کہ واپس ملتان جاکر لوگوں کی ہدایت اور اصلاح پر متوجہ ہوں۔ ان دنوں حضرت جلال الدین تبریزی بھی بغداد میں شیخ شہاب الدین سہروردی کی خدمت میں حاضر تھے۔ انہوں نے اپنے مرشد سے حضرت بہاؤالدین زکریاؒ کے ساتھ جانے کی اجازت حاصل کر لی۔

حضرت بہاؤالدین زکریاؒ کے ورود ہند کے وقت ملک کی حالت بڑی عجیب تھی۔ وسطی ہندوستان میں حضرت معین الدین چشتی علیہ رحمۃ اور ان کے خلفاء نورِ اسلام پھیلا رہے تھے۔ ملتان کے علاقوں میں مسلمان پہلے سے موجود تھے۔ لیکن صحیح عقائد سے روگرداں ہو گئے تھے۔ لہٰذا ملتان کے علاقہ میں غیر مسلموں کو تبلیغ کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح بھی ضروری تھی۔

حضرت بہاؤالدین زکریاؒ نے ملتان میں اقامت اختیار کرنے کے بعد دین کی تبلیغ شروع کی۔ حضرت اپنے مریدوں کو زراعت پر توجہ کرنے کی ہدایت فرماتے تھے۔ اسکے نتیجے میں ملتان کے نواح میں زراعت کو بہت فروغ ہوا اور سیاسی افراتفری کے باوجود لوگوں کو مادی آسودگی حاصل ہوئی۔ آپ کی تبلیغ اور عملی پاک نمونہ سے اس علاقہ میں اسلام کو بڑی ترقی ہوئی۔

حضرت بہاؤالدین زکریاؒ کے سن وفات کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ مثلاً راحت القلوب میں ۶۵۶ھ اخبار الاخیار ۶۶۱ھ سفینۃ الاولیاء اور تاریخ فرشتہ میں ۶۶۶ھ اور مراۃ الاسرار میں ۶۶۵ھ لکھا ہے تاہم محققین ان میں سے ۷ صفر ۶۶۶ھ۔ مطابق ۶ اکتوبر ۱۲۶۷ء کو قرین قیاس ملتے ہیں۔

قدیم تذکروں میں حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی سے متعدد کتابیں منسوب کی گئی ہیں اورینٹل کالج لاہور کے سابق پرنسپل نے دنیا بھر کے کتب خانوں میں انہیں تلاش کیا۔ مگر اوراد کی ایک کتاب کے سوا کچھ دستیاب نہ ہوا اوراد کا یہ نسخہ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں محفوظ ہے۔ اس کتب خانے میں اوراد کے بعض اجزاء کا فارسی ترجمہ بھی موجود ہے جو غالباً ۷۹۱ ہجری (۱۲۸۸ء) میں لکھا گیا۔

(کوہستان ۲۴ اپریل ۱۹۶۹ء)

فضل و کمال

حضرت شیخ کے مزاج میں حلم و بردباری اس قدر تھی کہ بڑے بڑے گستاخ بالآخر نادم اور اپنے قصور کے معافی خواہ ہو جاتے تھے نہایت تواضع میں اپنی تعظیم و تکریم بھی پسند نہ فرماتے تھے مگر خود دوسروں کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے تھے عبادت و ریاضت سے بہت شغف تھا۔ انہوں نے اپنے مریدوں کے لئے جو وصیتیں اور ان کے نام جو خطوط لکھے تھے ان کو اخبار الاخیار میں نقل کیا گیا ہے۔

فرماتے تھے بندہ پر واجب ہے کہ سچائی اور اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کے عبادت و اذکار میں غیر اللہ کی نفی ہو اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے احوال کو درست رکھے اور اقوال و افعال میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔ ضرورت کے سوا نہ کوئی بات کہے اور نہ کوئی کام انجام دے۔ ہر قول و فعل سے پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ سے التجاء کرے اور اس سے نیک عمل کی توفیق چاہے۔

تم اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ ذکر ہی سے طالب محب بنتا ہے محبت ایسی آگ ہے جو تمام میل کچیل کو جلا ڈالتی ہے۔

مرید کو چاہیئے کہ وہ اپنے روزگار کی حفاظت کرتا رہے ماسوا اللہ کو دل سے دور کر دے دنیا کے لوگوں کی صحبت کو اپنے اوپر حرام کر لے اور حق تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہے اگر اس کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے موانست نہ ہوگی۔ تو خدائے تعالیٰ کی محبت کی بو بھی وہ نہ سونگھ سکے گا۔

منتخب اشعار

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ اس میں تھا نشاں کچھ کچھ جمال یار کا
(حضرت بانی سلسلہ)

جو نہیں اہل نظر وہ بھی سر بزم جمے بیٹھے ہیں
خود بناؤں نہ اگر اپنی جگہ کون جگہ دیتا ہے
(صابر ظفر)

جستجو کا کوئی انجام تو ظاہر ہو ندیم
اِک مسلماں تو نظر آئے مسلمانوں میں
(احمد ندیم قاسمی)

جن کو سچائی کی خاطر رسن و دار ملے
دور بدلا تو وہی لوگ گنہگار ملے
(علامہ طالب جوہری)

سورج ہے شہزاد سروں پر
لیکن رات ابھی باقی ہے
(شہزاد احمد)

باہر سے ہے مومن سراپا
اندر سے تمام بولہب ہے
(صبا اکبر آبادی)

ناظمین اضلاع متوجہ ہوں

تمام ناظمین اضلاع امرائے کرام اور صدرانِ جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ ۲۴ دسمبر تک مجالس کے زعماء اور زعماء اعلیٰ کے انتخاب مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں اس سلسلہ میں ناظمین اضلاع کو ۲۴ اکتوبر کو چٹھیاں بھیجی گئیں تھیں لیکن ابھی تک بہت کم انتخابات ہوئے ہیں (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ اداریہ

ہمارا الفضل ان تمام اخبارات سے ایک مختلف قسم کا اخبار ہے یہ ایک مذہبی اور روحانی جماعت کا اخبار ہے اس میں جو باتیں چھپتی ہیں ان کا مذہب اور روحانیت سے تعلق ہے وہ ہماری اخلاقی اقدار کو بلند کرنے والی ہیں اور ہمیں جینے کا حوصلہ دینے والی ہیں آپ دیکھیں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ارشادات جو اس میں شائع کئے جاتے ہیں انسان ہزار دفعہ بھی پڑھے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہزار دفعہ پڑھ لینے کے بعد ایک دفعہ پھر پڑھے تو اس کے ایمان میں پھر ایک تازہ لہر پیدا ہو جاتی ہے اس کو حوصلہ اور ہمت ملتا ہے۔ خدا کا قرب پانے کی خواہش اس کے دل میں پہلے سے زیادہ تیز ہو جائے گی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات، حضور کے ارشادات۔ حضور کی مصروفیات کی روداد شائع کی جاتی ہیں اور ہر احمدی چاہے وہ دنیا کے کسی کونے میں بستا ہو اس کی ہمہ وقت یہ خواہش رہتی ہے کہ وہ ان تمام باتوں سے باخبر رہے تاکہ وہ اپنی روزمرہ کی زندگی کو حقیقی احمدیت کے سانچے میں ڈھالے اور حضور کے ارشادات پر عمل کرتا ہوا جماعت کی مضبوطی اور ایمان کے استحکام کا اہتمام کرسکے، ان کے علاوہ جو مضامین چھپتے ہیں وہ بھی سب کے سب مذہبی اور روحانی اقدار سے تعلق رکھتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ہر بات اگر صحیح انداز میں کی جائے اور انسانی زندگی کی ضرورت کے مطابق کی جائے تو اس کا مذہب سے تعلق بنتا ہے اگر آپ زراعت کی بات کریں۔ تجارت کی بات کریں کھیلوں کی بات کریں یا کوئی اور بات کریں اور پس منظر یہ ہو کہ مذہب اور روحانیت کو ان چیزوں کی کسی نہ کسی رنگ میں ضرورت ہے تو یقیناً ان کا پڑھنا بھی ویسا ہی لازمی ہو جاتا ہے۔

پس الفضل ایک ایسا اخبار ہے جو سارے کا سارا پڑھنا چاہیئے شروع سے لے کر آخر تک، تاکہ ہم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرسکیں۔ اپنی جماعت سے وابستگی کو مستحکم کرسکیں اور اپنی زندگیوں کو بہتر طریق پر بسر کرسکیں۔

ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے امور الگ الگ کالم کی صورت میں شائع کئے جائیں گے تاکہ ہم یہ جان سکیں کہ یہ باتیں بھی ہمارے مذہب کا حصہ ہیں۔ زراعت، کھیلوں، سائنس، تجارت اور باقی ایسی ہی باتیں یہ سب آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی رہیں گی ہماری صرف یہ خواہش ہے کہ آپ اس اخبار کو دوسرے اخباروں کی طرح نہ سمجھیں کہ اس کا ایک کالم یا ایک صفحہ یا آدھا اخبار پڑھ کر آپ مطمئن ہو جائیں بلکہ اس کا ہر لفظ پڑھیں یہ آپ کے ایمان کو مستحکم کرے گا اس کی ہر بات پر غور کریں یہ آپ کو تدبر کی نئی راہیں دکھائے گا۔ اس کے لئے آپ یہ بھی کر سکتے ہیں کہ خود لکھیں اور دوسروں کو توجہ دلائیں۔ کہ کون کون سی باتیں ہماری زندگی کو بہتر بنانے کے لئے بروئے کار لائی جاسکتی ہیں اور وہ کون سی باتیں ہیں جن سے رکنا چاہیئے۔

پس آیئے ہم سب الفضل پورے کا پورا پڑھیں اور غور سے پڑھیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں روحانی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

الفضل کا پہلا شمارہ

جن احباب کو الفضل کے دورِ نو کا پہلا شمارہ (۲۸ نومبر ۱۹۸۸ء) نہ ملا ہو یا دیگر ایسے احباب یہ شمارہ حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ فوری طور پر دفتر الفضل سے رابطہ کریں (مینیجر)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

• خاکسار کے بیٹے ڈاکٹر سلیم طارق بیگ کو اللہ تعالیٰ نے ۳۰ر نومبر ۱۹۸۸ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے اس بچے کی درازیٔ عمر خادمِ دین ہونے اور صحت و عافیت والی زندگی عطا ہونے کی درخواستِ دعا ہے۔

(مرزا مبارک بیگ
۳۰۳۔ ڈی سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

• برادرم مکرم مبشر احمد صاحب دُرّانی کارکن وقفِ جدید کو خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے ایک بیٹی کے بعد مورخہ ۴ر نومبر ۱۹۸۸ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود تحریکِ "وقفِ نو" کے تحت واقفِ زندگی ہے۔

نومولود مکرم محمد شریف صاحب دُرّانی معلم وقفِ جدید کا پوتا اور مکرم بشیر احمد صاحب آف ڈیریانوالہ کا نواسہ ہے بچے کا نام مطیع اللہ خان دُرّانی تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی صحت و سلامتی والی درازیٔ عمر، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(مظفر احمد دُرّانی مربی سلسلہ علی پور چٹھہ)

• میرے بڑے لڑکے عطاء القادر طاہر آف لندن کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲ر نومبر ۱۹۸۸ء کو پہلے بیٹے کے بعد دوسری بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام ازراہِ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "آصفہ طاہر" رکھا ہے۔

اسی طرح میرے سب سے چھوٹے بیٹے عبدالشکور زاہد کو مورخہ ۳ر دسمبر ۱۹۸۸ء اللہ تعالیٰ نے دوسرے لڑکے سے نوازا ہے جس کا ازراہِ شفقت حضور نے نام "کامل احمد زاہد" رکھا ہے۔ احبابِ جماعت سے ان دونوں نومولود بچوں کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالقادر آف ڈیسنٹ کلاتھ ہاؤس
اینڈ ڈیسنٹ شوز صدر بازار۔ اوکاڑہ)

درخواست دعا

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری عبدالرحیم صاحب مجاہد بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں گو اب افاقہ ہے۔ تاہم بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ انکے اکلوتے بیٹے عبدالقدیر جو کہ اسیران راہ مولیٰ کے ساتھ قید کاٹ رہا ہے۔ کی بریت کے لئے نیز خاکسار کی خوشدامن بھی بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرحمٰن عزیز حال کراچی)

میرے والد صاحب عرصہ سات سال سے فالج کے مرض میں مبتلا ہیں۔ ۱۹ نومبر ۱۹۸۸ء کو تیسرا حملہ ہوا۔ اس سے بینائی بھی چلی گئی ہے۔ نیز لوا سیر کی بھی شکایت ہے۔ بڑا لڑکا شاہد علی چند روز سے پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہے

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(اصغر علی ایجنٹ الفضل فیصل آباد)

میرے والد صاحب مکرم صوبیدار محمد شفیع صاحب دارالنصر غربی ربوہ کئی روز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب علاج کے لئے سول ہسپتال فیصل آباد میں داخل کروا دیا گیا ہے احباب کرام سے جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نصیب النور۔ دارالنصر غربی ربوہ)

تقریب شادی

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امتہ القدوس صاحبہ بنت شیخ محمد اسلم صاحب صدر جماعت احمدیہ قصور شہر و نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع قصور۔ کا نکاح شیخ محمد انور ابن مکرم شیخ فضل محمد (مرحوم) آف اوکاڑہ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۱ نومبر بروز جمعۃ المبارک مکرم ارشاد احمد صاحب ملہی مربی سلسلہ نے احمدیہ دارالذکر قصور میں پڑھایا۔

اسی روز ۴½ بجے سہ پہر رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں محترم امیر صاحب ضلع قصور نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ محمد یوسف قمر۔ ایڈووکیٹ)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
• ہمدردانہ مشورہ
• اور قابل اعتماد اصولی علاج کیلئے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
فون: ۶۳۴
مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۶۸۱۹ میں شافی ناصر مرزا بنت مرزا مشتاق احمد ناصر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو گارڈن ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۸-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) ٹاپس ڈائمنڈ تین ہزار روپے (۲) انگوٹھی ڈائمنڈ مالیتی -/۵۰۰ روپے (۳) لاکٹ ڈائمنڈ مالیتی تین ہزار روپے (۴) بالیاں طلائی ۶ ماشے (۵) ٹاپس طلائی ۵ ماشے (۶) لاکٹ طلائی ۵ ماشہ (۷) لونگ طلائی ایک ماشہ طلائی زیورات مالیتی چار ہزار ایک سو روپے۔
کل زیورات مالیتی -/۱۰۶۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ شافی ناصر مرزا بنت مرزا مشتاق احمد ناصر ۱۰-۱ ترک بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد (۱) لئیق محمد ناصر وصیت ۱۷۴۰۱ گواہ شد (۲) ملک عنایت اللہ وصیت ۱۳۰۱۵

مسل ۲۶۸۲۰ میں منور احمد بھٹی ولد عبدالسمیع بھٹی صاحب۔ قوم بھٹی پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۱-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت اخراجات ذاتی از والد صاحب مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ ۱-۱-۸۸ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منور احمد بھٹی ولد عبدالسمیع بھٹی کنری ضلع تھرپارکر معرفت فیض اینڈ سنز کنری۔ گواہ شد (۱) شیخ عبدالرحمن صاحب زعیم انصار اللہ کنری۔ گواہ شد (۲) عبدالمجید کلاتھ مرچنٹ سیکرٹری وقف جدید کنری۔

مسل ۲۶۸۲۱ میں احمد بی بی زوجہ چوہدری عطاء اللہ صاحب۔ قوم دیو پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن چک ۳۷ ج ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۸-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زیورات طلائی چوڑیاں ۲ عدد اور ایک انگوٹھی وزنی ۲½ تولہ مالیتی -/۷۵۰۰ روپے (۲) حق مہر -/۱۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ احمد بی بی اہلیہ چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۳۷ ج P.O خاص ضلع سرگودھا۔ گواہ شد (۱) چوہدری عطاء اللہ وصیت ۲۶۰۵۰ خاوند موصیہ۔ گواہ شد (۲) چوہدری رشید الدین مربی سلسلہ ربوہ۔

مسل ۲۶۸۲۲ میں فوزیہ محمود صاحبہ بنت مولانا سلطان محمود صاحب انور قوم گجر پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر ۴۷ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۶-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی ۱۸ گرام مالیتی ۴۹۱۴ روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ فوزیہ محمود بنت مولانا سلطان محمود انور کوارٹر ۴۷ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد (۱) نعمان محمود برادر موصیہ۔ گواہ شد (۲) مرزا عبدالصمد احمد صاحب ۲۶-۸۱

مسل ۲۶۸۲۳ میں زاہدہ صدیقہ بنت شیخ محمد الیاس صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر ۲/۳ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۸-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) ناک کی کیل مالیتی -/۷۰ روپے (۲) کلائی گھڑی مالیتی -/۱۵۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ تیس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ زاہدہ صدیقہ کوارٹر ۲/۳ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ گواہ شد (۱) محمد حنیف صاحب ولد حسین بخش صاحب سیکرٹری مال دار الصدر شرقی۔ گواہ شد (۲) محمد جمیل صاحب وصیت ۱۳۹۸۸

نیا سال، نیا دور مبارک ہو
حکیم منور احمد
عزیز دواخانہ (رجسٹرڈ) چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

لاہور کے احباب متوجہ ہوں

لاہور کے احباب الفضل کا روزانہ پرچہ اپنے حلقہ کے ہاکر سے جو اخبار تقسیم کرتا ہے طلب کریں۔
اگر کوئی دقت پیدا ہو تو ایجنٹ الفضل محمد عارف نجمی ٹیوب ویل ایریٹر چڑیا گھر سے رابطہ قائم کریں۔
فون ۳۰۴۶۸۳

ایک نئے عزم کیساتھ ربوہ میں سب سے پہلا ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ ربوہ
ایک بہت بڑا رہائشی منصوبہ المعروف
نصرت آباد فیز II منظوری کے آخری مرحلہ میں
اقساط پر دینے کا اعلان
نیز زرعی و سکنی ربوہ و ماحول ربوہ میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
فون: دفتر ۵۳۵ گھر: ۴۳۶

نرینہ اولاد سے محروم
بے اولاد مرض اٹھراء کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک جان محمد - معصوم شاہ روڈ
ملتان
ہر ماہ کی ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ تاریخ کو حکیم انوار احمد جان مطب فرماتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کا التواء اور تحریک دعا

از محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد

روزنامہ الفضل کے ذریعہ احباب کو یہ اطلاع پہنچائی جاچکی ہے کہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کی سرکاری سطح پر اجازت نہ ملنے کے باعث جلسہ سالانہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ جلسہ کے التواء کا فیصلہ بادل ناخواستہ کیا گیا ہے۔ بہت سے احباب ربوہ اور بیرونی جماعتوں سے جلسہ کی تیاریوں میں مصروف تھے اور بار بار تقاضا کر رہے تھے کہ جلسہ کے انعقاد کے بارہ میں حتمی اطلاع جلد دی جائے۔ بیرون ربوہ سے آنے والے اکثر احباب ایسے ہوتے ہیں۔ جنہیں ریل یا جہاز کے ذریعہ سیٹیں بک کروانے کے لئے کئی روز پہلے کارروائی کرنا پڑتی ہے ملازم طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کو اپنے اداروں سے چھٹیاں حاصل کرنا ہوتی ہیں۔ اس لئے جلسہ کے انعقاد کے سلسلہ میں گومگو کی کیفیت کو زیادہ طول دینا ممکن نہیں رہتا اور اسی بناء پر امسال بھی مناسب کوشش اور انتظار کے بعد بالآخر جلسہ کے التواء کا اعلان کیا گیا ہے۔

ہمارے جلسہ سالانہ کی افادیت کا دوسرا کوئی فرد صحیح اندازہ نہیں کر سکتا لیکن ہر احمدی جلسہ کی افادیت اور برکات کے پیش نظر ہی بڑی بے تابی سے منتظر رہتا ہے کہ کب یہ ایام سعد آئیں اور اسے جلسہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہو۔ یہ ہمارا پانچواں جلسہ سالانہ ہے جو اجازت نہ ملنے کے باعث بالآخر ملتوی کرنا پڑا اس پانچ سال کے طویل عرصہ میں جلسہ منعقد نہ ہونے کی صورت میں احباب جماعت کی تڑپ اور بے تابی میں کمی نہیں آئی۔ بلکہ اس میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔ اور اگر کسی ذہن میں یہ سوچ ہو کہ جلسہ کے منعقد نہ ہونے سے احمدیوں کی نگاہ میں جلسہ کی اہمیت کم ہو جائے گی۔ اور دلچسپی جاتی رہے گی تو ایسی سوچ انشاءاللہ کبھی حقیقت نہیں بن سکے گی۔ کیونکہ ایک احمدی کی نگاہ میں گو جلسہ سالانہ کے دامن میں ان گنت برکات ہوا کرتی ہیں اور جلسہ نہ ہو سکنے سے ظاہری آنکھ ان سے محرومی تصور کرتی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی اس یقین سے بھی لبریز ہے کہ جلسہ سالانہ محض ایک تقریب کے طور پر برکات کا منبع نہیں۔ بلکہ برکات کا اصل منبع اور احباب جماعت کی جھولیاں ان برکات سے بھرنے والا دراصل ہمارا قادر و توانا اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جب کسی کو اپنی برکات سے نوازنا چاہے تو اس کے راستے میں کوئی روک حائل نہیں ہو سکتی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر جمع ہو کر ہر احمدی دراصل اپنے پروردگار سے ہی محبت اور وفا کے تعلق کی تجدید کرتا ہے۔ اور جلسہ کا انعقاد نہ ہونے کی صورت میں احمدی کی وفا کا اپنے خدا سے تعلق ہرگز کمزور نہیں پڑتا بلکہ اس کے برعکس ایک احمدی جہاں اور جیسی بھی حالت میں ہو اس کے رحیم و کریم خدا کی برکات اسے وہاں پہنچتی ہیں۔ اور یہ بھی ان برکات کا ثمر ہے کہ مسلسل پانچ سال جلسہ منعقد نہ ہونے کے باوجود احمدیوں کی تڑپ اور بے تابی میں کمی نہیں آئی۔ بلکہ اضافہ ہی ہوا ہے۔ اور انشاءاللہ تعالیٰ اتنے سالوں کی بے تابیاں جمع ہو کر اس قادر و توانا کے آسمانی دربار سے ان بابرکت دنوں کو قریب سے قریب تر لانے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ جبکہ یہ عظیم الشان بابرکت اجتماع بغیر کسی روک ٹوک کے نہ صرف منعقد ہوگا بلکہ لاکھوں لوگوں کو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ سے یہ تحریک بھی فرمائے گا کہ وہ جلسہ میں بھرپور شمولیت کی سعادت حاصل کریں۔

اور یہ تو ہر احمدی کے دل کی تمنا ہے کہ جلسہ سالانہ کی ساری تقریب کی روح رواں اور بزم عشاق کی جان محفل ایک ہستی ہے۔ یعنی ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ۔ حضور کی جلسہ سالانہ میں شمولیت جلسہ کی تقریب کا وہ کلائمکس (Climax) ہوگا جس کے بغیر جلسہ کا انعقاد پھیکا اور بے کیف محسوس ہوتا ہے۔ مگر حضور کی موجودگی گزشتہ سالوں کی پیاس، جدائی اور بے تابی کی اذیتوں کا صحیح مداوا ہوگا۔

اس لئے تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے یہ درخواست ہے کہ جلسہ نہ ہو سکنے کے غم اور افسوس کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیں بلکہ اس عظیم الشان جلسہ کے قریب تر آنے کیلئے اپنی دعاؤں میں شدت پیدا کریں جب کہ ہمارے پیارے آقا اس بزم عشاق کو رونق بخشیں گے۔ اور لاکھوں احمدی پروانوں کی طرح اس شمع کے گرد طواف کر رہے ہونگے احمدی جماعت کی فطرت سے اللہ تعالیٰ نے مایوسیوں کو ہمیشہ دور رکھا ہے اور احمدیوں کی سوچ ہر معاملہ میں روشن پہلوؤں کی طرف جانے والی ہے۔ اس لئے مایوسی اور تاریکی پس پشت ڈال دیں اور اللہ کے فضلوں کے آنیوالے دنوں کا حسین تصور کر کے اپنے لئے شادکامی کے سامان کریں اور دعاؤں میں لگ جائیں۔ ہمارا خدا بہت رحیم و کریم اور بہت قادر و توانا ہے۔ جب ہماری عاجزانہ فریادوں پہ اس کا ایک حرف "کن" صادر ہو جائے گا تو سب روکیں اٹھ جائیں گی جدائیاں مٹ جائیں گی اور ہر احمدی کے دل کے ارمان انشاءاللہ تعالیٰ پورے ہونگے۔

خبریں

۱۷ دسمبر ۱۹۸۸ء

★ امریکی صدر ریگن اور منتخب صدر جارج بُش نے مسٹر غلام اسحاق خان کو ان کے صدر کا عہدہ سنبھالنے پر مبارکباد دی ہے اس کے علاوہ وزیر خارجہ جارج شلٹز اور امریکی سنٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل نارمن نے بھی صدر کو مبارکباد دی ہے۔

★ قومی اسمبلی نے آج بجٹ پر اپنی بحث جاری رکھی چودہ اراکین نے صبح کے اجلاس میں بحث میں حصہ لیا۔ اپوزیشن کے اراکین نے اپنا بائیکاٹ جاری رکھا۔ لیکن بعض آزاد اراکین جو اپوزیشن کے بینچوں پر بیٹھے تھے انہوں نے کارروائی میں شمولیت کی۔

★ سینٹ کی ایک سیٹ کے لئے جو صوبہ سرحد کے امیدواروں کے لئے ہے تمام کاغذات نامزدگی درست قرار دیئے گئے۔ الیکشن اس ماہ کی ۲۴ کو ہوگا۔ لاہور میں ایک سیٹ کے لئے بھی کاغذات درست قرار دیئے گئے۔

★ سری لنکا کی پارلیمنٹ نے ملک میں ہنگامی حالات کے اعلان کی مدت میں غیر معینہ مدت کے لئے اضافہ کر دیا ہے۔ ۱۹۸۳ء سے اس عرصہ میں ہر ماہ اضافہ کیا جاتا تھا۔ اب یہ پہلی بار غیر معینہ مدت کے لئے اضافہ کیا گیا ہے۔ جبکہ پارلیمنٹ کو توڑے جانے میں چند دن باقی رہ گئے ہیں۔

★ روس نے آج وسطی ایشیا میں ایک زیر زمین ایٹمی تجربہ کیا۔

★ آسٹریلیا میں ویسٹ انڈیز نے پاکستان کو ۱۷ رنز سے ہرا دیا۔

★ کوئٹہ میں آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر میر عبدالمجید بزنجو بلوچستان اسمبلی توڑے جانے کے بعد اب اپنے عہدے پر نہیں رہے۔

★ لبنان میں ان تین آئرش فوجیوں کو آج رہا کر دیا گیا۔ جن کو کل ملک کے جنوبی علاقے سے اغوا کیا گیا تھا ان افراد کو اسرائیلی سیکورٹی زون کے علاقے سے برآمد کیا گیا ہے ان کی صحت اچھی ہے۔

★ گورنر بلوچستان ریٹائرڈ جنرل محمد موسیٰ خان نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے صوبائی وزیر اعلیٰ میر ظفر اللہ جمالی اور ان کی کابینہ کے ارکان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے تاہم جمالی کابینہ سے ۲۲ دسمبر تک کام کرنے کے لئے کہا گیا ہے اس روز وہ ایک نگران حکومت تشکیل دینگے۔

★ پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر خواجہ طارق رحیم نے کہا ہے کہ وزیر اعظم یا وفاقی حکومت کو آئینی اعتبار سے بلوچستان کی برخواست شدہ اسمبلی کو بحال کرنے کا اختیار نہیں ہے انہوں نے کہا کہ حزب اختلاف اگر اس برخواستگی کو غیر آئینی اقدام سمجھتی ہے تو اس سلسلے میں اسے سپریم کورٹ میں ریفرنس پیش کرنا چاہیئے۔

انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے صوبائی خود مختاری کا احترام کرتے ہوئے بلوچستان کے معاملات میں مداخلت سے گریز کیا ہے۔ آئین کی دفعہ ۱۱۲ کے تحت اسلامی جمہوری اتحاد کے وزیر اعلیٰ میر ظفر اللہ جمالی نے خود یہ اقدام کیا ہے۔

★ کوئٹہ: چار سیاسی جماعتوں جمعیت العلمائے اسلام عوامی نیشنل پارٹی بلوچستان قومی اتحاد اور پختون خواہ عوامی اتحاد نے بلوچستان اسمبلی توڑے جانے پر کل کوئٹہ میں مکمل احتجاجی ہڑتال کی اپیل کی ہے۔ ہڑتال کی اپیل کرنے والوں میں حافظ حسین احمد، مولانا محمد خان شیرانی، نواب اکبر بگٹی، ڈاکٹر حئی بلوچ، نوابزادہ اورنگزیب، عبدالرحیم اور سردار بشیر ترین شامل ہیں۔ ان سب نے صدر غلام اسحٰق خان سے مطالبہ کیا کہ بلوچستان اسمبلی کو بحال کیا جائے

★ پیپلز پارٹی نے بلوچستان کا گورنر بدلنے کی تجویز پیش کر دی پیپلز پارٹی کے پارلیمانی اجلاس میں گورنر بلوچستان کے اس اقدام کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا گیا اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کئی اراکین نے کہا کہ اگرچہ یہ قدم آئین کے مطابق ہے۔ لیکن اتنے بڑے اقدام کے بارے میں مرکز کو قطعی طور پر بے خبر رکھنا —— کوئی اچھی بات نہیں اراکین نے یہ بھی تجویز کیا کہ حکومت اس بارے میں خود عدالت میں جائے۔

★ بلوچستان اسمبلی ٹوٹنے کے خلاف لاہور کوئٹہ راولپنڈی اور دوسرے شہروں میں احتجاجی مظاہرے۔